105321- برادری کا رشتہ نہ ہونے کی بنا پر والد نے دینی رشتہ ٹھکرا دیا

سوال

میں انیس برس کی ہوں، میرے لیے ایک دینی اور صوم وصلاۃ کے پابند نوجوان کا رشتہ آیا، میں نے استخارہ بھی کیا اور میرا دل اس رشتہ پر مطمئن اور موافق ہے، لیکن میرے والد صاحب نے صرف اس بنا پر یہ رشتہ ٹھکرا دیا کہ یہ ہماری برادری سے تعلق نہیں رکھتا.
میں نے اس سلسلہ میں والد صاحب سے بات کی کہ اللہ کے ہاں کسی عربی اور عجمی کا فرق نہیں صرف تقوی کا فرق ہے، اور میں عفت و عصمت کی محتاج ہوں، تو والد صاحب نے مجھے بے شرم اور بے حیاء قرار دیا کہ میں کنواری ہو کر بھی اس رشتہ پر موافقت طلب کر رہی ہوں.
حالانکہ مجھے علم ہے کہ اس طرح کے دینی مسائل میں وضاحت کرنی چاہیے شرمانا نہیں چاہیے، لیکن والد صاحب نے مجھے بہت شدید زدوکوب کیا تو میں نے انہیں کہا: اللہ تعالی اس ظلم پر راضی نہیں، موافقت اور رضامندی میرا حق ہے، تو والد صاحب نے جواب دیا کہ شریعت اسلامیہ غیر برادری میں شادی کرنے کی اجازت نہیں دیتی تا کہ مشکلات پیدا نہ ہوں.
حالانکہ میں اپنی برادری میں بالکل شادی نہیں کرنا چاہتی کیونکہ ان میں اکثر مشکلات رہتی ہیں، اور ان میں افہام و تفہیم جیسی کوئی چیز نہیں ہے، میں نے والد صاحب سے کہا کہ وہ علماء کرام سے دریافت کریں اگر حق ان کے ساتھ ہے تو میں ان کی رائے کے مطابق شادی کر لونگی، لیکن اگر مجھے اختیار کا حق ہے تو پھر میں اسی نوجوان سے شادی کرونگی...
میرے والد صاحب دین پر عمل کرنے والے ہیں وہ صرف برادری کو راضی کرنے کے لیے انکار کر رہے ہیں، کہ مجھے راضی کر کے ساری برادری اور خاندان کو ناراض نہیں کر سکتے، برائے مہربانی مجھے اس سلسلہ میں فتوی عنائت فرمائیں جسے والد صاحب بھی دیکھیں گے، اور کوئی نصیحت بھی فرمائیں. اللہ تعالی آپ کو جزائے خیر عطا فرمائے.

پسندیدہ جواب

اول :

جمہور فقھا کرام نکاح میں کفاءۃ یعنی برابری کی شرط رکھتے ہیں، لیکن ان کا اس میں اختلاف پایا جاتا ہے کہ اس میں معتبر صفات کیا ہونگی، کچھ فقھاء نسب کا اعتبار کرتے ہیں کہ نسب ایک جیسا ہو، اور کچھ صنعت و حرفت کی برابری کی شرط لگاتے ہیں، اور کچھ نے مالداری و آسانی کی شرط رکھی ہے.

لیکن اس میں راجح یہی ہے کہ دینی برابری ہونی چاہیے اس لیے کوئی کافر شخص کسی مسلمان عورت سے شادی نہیں کر سکتا، اور نہ ہی فاسق و فاجر شخص کسی عفت و عصمت رکھنے والی عورت سے.

اس مذہب کے دلائل بیان کرتے ہوئے ابن قیم رحمہ اللہ کہتے ہیں :

" نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا نکاح میں برابری و کفاءۃ کے حکم کے متعلق فصل "

اللہ سبحانہ و تعالی کا فرمان ہے :

{اے لوگو ہم نے تمہیں مرد و عورت سے پیدا کیا ہے، اور تمہارے کنبے قبیلے اور برادریاں اس لیے بنائی ہے تا کہ تم ایک دوسرے کی پہچان کر سکو، یقینا تم میں سے اللہ تعالی کے ہاں سب سے زیادہ عزت والا وہی ہے جو تم میں سب سے زیادہ تقوی و پرہیزگاری والا ہے } الحجرات (13).

اور ایک مقام پر اللہ رب العزت کا فرمان ہے :

.{**یقینا سب مومن ایک دوسرے کے بھائی ہیں**}.الحجرات (10).

اور ایک دوسرے مقام پر ارشاد ربانی ہے :

.{**مومن مرد اور مومنہ عورتیں ایک دوسرے کے دوست وولی ہیں**}.التوبۃ (71).

اور ایک جگہ ارشاد باری تعالی اس طرح ہے :

.{**چنانچہ اللہ رب العزت نے ان کی دعا قبول کرلی کہ میں کسی بھی عمل کرنے والے کے عمل ضائع نہیں کرونگا، چاہے وہ عمل کرنے والا مرد ہو یا عورت، تم ایک دوسرے میں سے ہو**}.آل عمران (195).

اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے :

"کسی عربی کو کسی عجمی پر کوئی فضیلت نہیں، اور نہ ہی کسی عجمی کو کسی عربی پر فضیلت ہے، اور نہ ہی کسی سفید کو کالے پر اور نہ کسی کالے کو سفید پر فضیلت حاصل ہے، مگر تقوی و پرہیزگاری کے ساتھ، سب لوگ آدم کی اولاد ہیں، اور آدم علیہ السلام مٹی سے پیدا ہوئے ہیں"

اور ایک حدیث میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے :

" بنو فلاں میرے اولیاء و دوست نہیں، بلکہ میرے اولیاء و دوست تو متقی و پرہیزگاری ہیں وہ جہاں بھی ہوں اور جیسے بھی ہوں"

اور ترمذی میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے :

"اگر تمہارے پاس کوئی ایسا شخص آئے جس کا دین اور اخلاق تمہیں پسند ہو تو تم اس سے (اپنی ولایت میں موجود لڑکی کی) شادی کردو، اگر ایسا نہیں کروگے تو پھر زمین میں بہت لمبا چوڑا فتنہ وفساد بپا ہو جائيگا.

صحابہ کرام نے عرض کیا: اے اللہ تعالی کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم: اگر اس میں کچھ ہو تو؟

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے تین بار فرمایا:

"اگر تمہارے پاس ایسا شخص آئے جس کا دین اور اخلاق تمہیں پسند ہو تو اس کا نکاح کردو"

اور بنی بیاضۃ کو رسول کو کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"ابو ہند کا نکاح کردو، اور اسے نکاح میں اپنی بیٹی دو، حالانکہ وہ حجام تھا"

اور پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے زینب بنت جحش جوکہ قریشی خاندان سے تعلق رکھتی تھی کی شادی اپنے مولا اور غلام زید بن حارثہ رضی اللہ تعالی عنہ سے کی، اور بنوفہر جوکہ قریش خاندان کا ایک قبیلہ ہے کی عورت فاطمہ بنت قیس کی شادی اسامہ بن زید رضی اللہ تعالی عنہ سے کی.

اور اسی طرح بلال بن رباح رضی اللہ تعالی عنہ کی شادی عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ تعالی عنہ کی بہن سے کی.

اور پھر اللہ سبحانہ وتعالی کا فرمان ہے :

{اور طیب وپاکیزہ عورتیں طیب وپاکیزہ مردوں کے لیے ہیں اور طیب وپاکیزہ مرد طیب وپاکیزہ عورتوں کے لیے ہیں}النور(26).

{اور اگر تمہیں ڈر ہو کہ یتیم لڑکیوں سے نکاح کرکے تم انصاف نہ کرسکوگے تو اور عورتوں میں سے جو بھی تمہیں اچھی لگیں تم ان سے نکاح کرلو}النساء(3).

اس لیے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا حکم اس کا متقاضی ہے کہ برابری میں اصلا اور کمالا دونوں لحاظ سے دین کی برابری کا لحاظ رکھا جائيگا، اس لیے کوئی مسلمان عورت کسی کافرمرد سے شادی نہیں کریگی، اور نہ ہی کوئی عفت وعصمت کی مالک عورت کسی فاسق وفاجر شخص سے شادی کریگی.

کتاب وسنت نے برابری میں اس کے علاوہ کوئی اور چيز معتبر نہیں رکھی، کیونکہ کتاب وسنت میں کسی مسلمان عورت کا کسی زانی شخص سے نکاح کرنا حرام قرار دیا گیا ہے اور حسب ونسب اور صنعت وحرفت کا اعتبار نہیں کیا، اور نہ ہی مالدار اور آزاد کا اعتبار کیا ہے.

اس لیے کسی غلام شخص کا کسی حسب ونسب رکھنے والی آزاد عورت سے نکاح جائز ہے، لیکن شرط یہ ہے کہ وہ عفت وعصمت رکھنے والا ہو، اسی طرح کتاب وسنت نے غیر قریشی شخص کے لیے قریشی خاندان کی عورتوں سے شادی کرنا جائز قرار دیا ہے، اور غیر ہاشمی خاندان کے اشخاص کی شادی ہاشمی خاندان کی عورتوں سے جائز ہے، اور اسی طرح فقراء ومساکین مردوں کی شادی مالدار عورتوں سے کرنا جائز کیا ہے. انتہی

دیکھیں : زاد المعاد(144/5).

کفاءۃ اور برابری میں صرف دین کا اعتبار کیا جائيگا یہی قول عمر اور ابن مسعود رضی اللہ تعالی عنہم اور محمد بن سیرین اور عمر بن عبدالعزیز رحمہم اللہ سے مروی ہے، اور امام مالک رحمہ اللہ نے بالجزم یہی کہا ہے، اور امام احمد رحمہ اللہ سے بھی یہی روایت ہے، اور شیخ الاسلام ابن تیمیہ اور ابن قیم رحمہ اللہ نے بھی اسے ہی اختیار کیا ہے.

دیکھیں : المغنی(27/7) الموسوعۃ الفقھیۃ(271/34) حاشیۃ الدسوقی(249/2) اور الفتاوی الھندیۃ(290/1) تحفۃ المحتاج(280/7) کشاف القناع(67/5).

اس اگر عورت کے لیے ایسا رشتہ آئے جس کا دین اور اخلاق پسند اور صحیح ہو تو یہ رشتہ رد نہیں کیا جائيگا؛ جیسا کہ حدیث میں وارد ہے، چاہے وہ برادری سے تعلق رکھتا ہو یا غیر برادری یعنی کسی دوسری برادری اور قبیلہ سے تعلق رکھے.

شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ کہتے ہیں :

" اس میں وہ بھی شامل ہے جو آج کل لوگوں میں رواج پاچکا اور رسم بن چکی ہے کہ اب قبیلہ سے تعلق رکھنے والی عورت کسی خضیری شخص سے شادی نہیں کرتی، اور خضیری شخص کسی قبیلہ سے تعلق رکھنے والی عورت سے شادی نہیں کرتا.

خضیری اس شخص کو کہتے ہیں جو کسی عرب قبیلہ کی طرف منسوب نہیں ہوتا، اور اس کی اصل موالی میں شامل ہوتی ہے، یہ موالی قبائل میں داخل ہو کر ان کے ساتھ مل گئے، لیکن جب انکی اصل قبیلہ سے تعلق نہ رکھتی تھی اس لیے انہیں خضیری کہا جانے لگا اور دوسروں کو قبیلی، یہ بری اور باطل عادات و رسم و رواج میں شامل ہوتا ہے کہ قبیلی شخص کسی خضیری عورت سے اور خضیری شخص کی قبیلی عورت سے شادی نہیں کرتا۔

رہا اول کہ کوئی قبیلی شخص کسی خضیری عورت سے شادی نہیں کرتا، میرے علم کے مطابق تو کسی عالم دین نے بھی مطلقا ایسا نہیں کہا؛ کیونکہ یہاں خاوند تو بیوی کے زیادہ اچھے شرف و نسب والا ہے، یعنی خاوند قبیلی ہے جو عرب کے کسی معروف قبیلہ کی طرف منسوب ہے، لیکن بیوی غیر قبیلی ہے۔

یہ تو مجھے علم نہیں کہ کسی عالم دین نے کہا ہو کہ کوئی قبیلی شخص کسی خضیری عورت سے شادی مت کرے لیکن بعض علماء کرام یہ کہتے ہیں کہ: اگر کچھ اولیاء مخالفت کرتے ہوں تو پھر کوئی قبیلی شخص کسی خضیری عورت سے شادی نہ کرے، اگرچہ یہ قول بھی مرجوح ہے صحیح نہیں، لیکن یہ قول کہا ضرور گیا ہے، لیکن ہمارے علم کے مطابق تو پہلا کسی نے کہا بھی نہیں کہ کوئی خضیری عورت کسی قبیلی شخص سے شادی نہ کرے۔

یہ ایک بری اور غلط عادت ہے جو لوگوں کی سوچ سے محو کرنی چاہیے، اور اسے ان کے ذہن سے نکال باہر کرنے کی کوشش کی جائے، یہ کہا جائیگا کہ: کیا یہ خضیری عورت یا یہ خضیری مرد آزاد نہیں ہیں؟

یہ صحیح ہے کہ مملوکہ لونڈی سے کوئی آزاد شخص شروط کے بغیر نکاح نہیں کر سکتا جیسا کہ قرآن مجید کی درج ذیل آیت میں آیا ہے:

.{اور جو کوئی تم میں سے آزاد عفیف عورت سے شادی کرنے کی استطاعت نہیں رکھتا تو پھر مومن لونڈیوں سے شادی کرلو}.النساء (25).

لیکن آزاد عورت کے بارہ میں ہم یہ کہیں گے کہ کس دین میں آیا ہے کہ کوئی آزاد شخص آزاد عورت سے شادی نہ کرے؟

اس لیے کچھ علماء کرام کا کہنا ہے کہ قبیلی عورت کسی خضیری مرد سے اس وقت شادی مت کرے جب اس کے کچھ اولیاء اس کی مخالفت کرتے ہوں، بلکہ بعض علماء کرام نے تو غلو کرتے ہوئے یہاں تک کہا ہے کہ: اصل میں یہ نکاح صحیح ہی نہیں ہوگا۔

یہ سب قول کمزور اور ضعیف ہیں اور قابل التفات نہیں کیونکہ مومن ایک دوسرے کے کفو ہیں، اور مسلمانوں کا خون اور ان کے احوال برابر ہیں، ان میں تفریق کی کوئی دلیل نہیں پائی جاتی" انتہی

ماخوذ از: اللقاء الشہری نمبر (20).

دوم:

جب یہ واضح ہو گیا ہے تو ہم باپ کو نصیحت کرتے ہیں کہ وہ بیٹی کے رشتہ کے لیے آنے والے نوجوان کے بارہ میں تحقیق کرے اگر تو وہ نیک و صالح اور راہ مستقیم پر چل رہا ہے تو اپنی بیٹی کی اس سے شادی کر دے، کیونکہ صاحب دین اور نیک و صالح شخص ہی اس کی بیٹی کی حفاظت اور دیکھ بھال کریگا، اگر وہ اس سے محبت کریگا تو اس کی عزت کریگا، اور اگر اسے ناپسند بھی کرے تو اس پر ظلم بھی نہیں کریگا۔

اگر لڑکی آنے والے رشتہ کے بارہ میں اپنی رائے کا اظہار کرتی ہے یہ قابل ملامت نہیں، کہ اس نے آنے والے رشتہ کو قبول کرنے کی رغا گر لڑکی آنے والے رشتہ کے بارہ میں اپنی رائے کا اظہار کرتی ہے یہ قابل ملامت نہیں، کہ اس نے آنے والے رشتہ کو قبول کرنے کی رغبت کا اظہار کیا ہے کیونکہ وہ اسے کفو اور مناسب سمجھتی ہے، قابل ملامت اس لیے نہیں کہ وہ لڑکی

توحلال کے حصول کی کوشش و سعی میں ہے اور عفت و عصمت چاہتی ہے.

جب نسب اور برادری میں تشدد اور سختی کرنا کہ برادری سے باہر رشتہ نہ کرنا ایک غلط اور بری عادت ہے جو لوگوں کی فکر اور سوچ سے محو کرنا ضروری ہے، جیسا کہ شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ کہتے ہیں، تو پھر باپ کو اپنے خاندان کے کچھ افراد کے اعتراض کی طرف ملتفت نہیں ہونا چاہیے.

بلکہ اس کا غیر قبیلی اور غیر برادری شخص کا رشتہ قبول کرنا اور اس سے اپنی بیٹی کی شادی کر دینا اس بری عادت کو محو کرنے میں مدد و معاون ثابت ہوگا.

اس عادت کی بنا پر معاشرے میں کتنی خرابیاں پیدا ہوئی ہے، اور کتنی ہی لڑکیاں شادی کی عمر کی حد سے تجاوز کر چکی ہیں، اور غیر شادی شدہ لڑکیوں کی کثرت ہو چکی ہے اور اسی طرح طلاق کی کثرت ہوگئی ہے؛ کیونکہ یہاں قبیلہ اور برادری کو دیکھا جا رہا ہے، اور اس کی مانی جا رہی ہے، اور آدمی کے دین اور اس کی استقامت کو نہیں دیکھا جا رہا.

بعض اوقات ہوتا ہے آدمی کسی ایسی عورت سے شادی کر لے جس کی اسے رغبت ہی نہیں، اور اسی طرح کوئی برادری اور قبیلہ کی بنا پر کوئی عورت کسی ایسے مرد سے شادی کر لیتی ہے جس میں اس کی رغبت ہی نہیں ہوتی، تو اس کا نتیجہ ظاہر ہے مشکلات و پریشانیوں کی صورت میں ہی نکلے گا، اور پھر انجام علیحدگی اور طلاق ہوگا.

اللہ سبحانہ و تعالی سے دعا ہے کہ وہ ہمیں اور آپ کو رشد و ہدایت اور صحیح راہ کی توفیق نصیب فرمائے، ہمیں اور آپ کو اپنی اطاعت اور اپنی رضامندی و خوشنودی والے اعمال کرنے کی توفیق نصیب فرمائے.

واللہ اعلم.